سول سوسائٹی
کا مطالبہ برائے سیکنڈ جنریشن
چارٹر آف ڈیموکریسی
(CoD 2.0)

اگست، 2023

Awaz Foundation Pakistan
AwazCDS
Centre for Development Services

ADN
ASIA DEMOCRACY NETWORK

pda
For Governance and Accountabilty

آوازمرکز برائے ترقی وخدمات (AwazCDS-Pakistan)

کا قیام 1995 میں عمل میں لایا گیا اور یہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز کے ساتھ غیر منافع بخش تنظیم کے طور پر رجسٹرڈ ہوئی اور اسے اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل (ECOSOC UN) کے ساتھ خصوصی مشاورتی حیثیت حاصل ہے۔ آوازسی ڈی ایس پاکستان کا بنیادی مقصد پسماندہ طبقات کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے خاص طور پر مناسب مواقع پیدا کرنے اور زندگی گزارنے کی مہارتوں کے ذریعے ہر سطح پر شراکت داروں کے تعاون داشتراک سے مربوط اور جدید حل تلاش کرنا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مہربانی فرما کر یہ ویب سائٹ دیکھیں: www.awazcds.org.pk

پاکستان ترقیاتی الائنس کا قیام (Pakistan Development Alliance)

پاکستان ترقیاتی اتحاد (PDA) کا قیام 2014ء میں عمل میں لایا گیا یہ الائنس ترقی اور حقوق پر مبنی طریقہ ہائے کار پر مل کر کام کرنے والی قومی سطح کی 114 غیر سرکاری تنظیموں کا اتحاد ہے جو پورے ملک میں بہتر حکمرانی اور جوابدہی کے نظام کے تحت خصوصی طور پر پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) کے حصول کیلئے کوشاں ہیں۔ یہ اتحاد آوازسی ڈی ایس پاکستان کی زیر قیادت کام کرتا ہے اور قومی اور صوبائی سطح پر منتخب قومی اور صوبائی انتظامی کمیٹیوں کی جانب سے چلایا جاتا ہے۔ پی ڈی اے مختلف قومی علاقائی اور عالمی اتحادوں اور فورمز سمیت ایشائی ترقیاتی اتحاد (ADA) ایشائی CSOs شراکت داری برائے پائیدار ترقی (APSD)، ایکشن فورم برائے پائیدار ترقی (A4SD)، غربت کے خلاف اقدام کیلئے عالمی آواز (GCAP) اور شفافیت، جوابدہی اور شراکت داری (TAP) نیٹ ورک وغیرہ میں کلیدی حثیت سے شامل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مہربانی فرما کر یہ ویب سائٹ دیکھیں: www.pda.net.pk

ایشیاڈیموکریسی نیٹ ورک (Asia Democracy Network)

ایشیاڈیموکریسی نیٹ ورک 300 سے زیادہ سول سوسائٹی گروپس کی ایک علاقائی تنظیم ہے جو ایشیا میں گورننس کی جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ ان کی بنیادی اقدار جامع کی ترقی، مساوات، امتیازی سلوک کی روک تھام، انسانی تحفظ، آزادانہ، منصفانہ اور بامعنی انتخابات کا فروغ، جمہوریت کی تعلیم، پریس کی آزادی اور ذمہ داری کے ذریعے جمہوریت کے اصولوں کو فروغ دینا اور اس پر عمل کرنا ہیں۔

مزید معلومات کے لئے، براہِ کرم یہ ویب سائٹ دیکھیں: www.adnasia.org

تحریر وتدوین:	ضیاء الرحمٰن
ترمیم وترتیب:	ظفر اللہ خان
ڈیزائن:	اشفاق خان خلیل
زیر اہتمام:	آوازسی ڈی ایس۔ پاکستان
سہولت کاری:	پاکستان ترقیاتی الائنس
شائع کردہ:	آوازسی ڈی ایس۔ پاکستان
تاریخ اشاعت:	اگست، 2023
حمایت کار:	ایشیاڈیموکریسی نیٹ ورک
تعداد:	500

رابطہ:

نیشنل سیکرٹریٹ آوازسی ڈی ایس پاکستان اور پاکستان ترقیاتی الائنس

(فرسٹ فلور) اپارٹمنٹ نمبر 4 & 3، اکبری پلازہ، E11/1 MPCHS، اسلام آباد۔

فون نمبر: +92-51-2305210 & +92-51-2305233 ای میل: info@awazcds.org.pk

پاکستان سول سوسائٹی کی جانب سے سیکنڈ جنریشن چارٹر آف ڈیموکریسی کا مطالبہ

سیاق وسباق

۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ کمزور جمہوری نظام کے مراحل سے بھری پڑی ہے، چار بار جمہوریت میں رکاوٹیں ڈالی گئیں اور متعدد ہائبرڈ یعنی" جعلی یا پوشیدہ جمہوریت" کے تجربات کیے گئے۔تاہم پاکستانی عوام نے کبھی اپنے منتخب نمائندوں اور پارلیمان کے ذریعے جمہوری طریقے سے حکومت کرنے کے خواب اور خواہشات کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

۔ پاکستان کی جمہوریت کو 1947 سے لاحق رہنے والے بارہا اور مسلسل مسائل کو تسلیم کرتے ہوئے اس وقت کی دو سرکردہ سیاسی جماعتوں، یعنی، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) نے مشترکہ طور پر چارٹر آف ڈیموکریسی (CoD) 14 مئی 2006 کو لندن میں تصنیف اور دستخط کیے۔اس چارٹر نے منفرد سیاسی تعاون اور متفقہ موافقت کی راہیں ہموار کیں۔ پارلیمانی تعاون کے ذریعے 2008-2018 کی دہائی کے دوران اس کا دائرہ کار بڑھایا گیا۔

۔ **چارٹر آف ڈیموکریسی (CoD) اپنانے کے 17 سال بعد کی سیاست اور سیاسی تعاون کے درج ذیل اہم نکات قابل تعریف ہیں:**

- 2010 میں تاریخی اٹھارویں آئینی ترمیم کو اپنانا۔
- ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا پہلی بار ملٹی فیکٹر فارمولے کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم پر معاہدہ۔
- انسانی حقوق کے بڑے کنونشنز، بشمول آئی سی سی پی آر (ICCPR)، بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق (ICESCR)، تشدد کے خلاف کنونشن وغیرہ پر دستخط اور انکی توثیق۔
- احتساب کے ایک مقامی بنیادی ڈھانچے کو جس میں قومی کمیشن برائے انسانی حقوق، قومی کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن، نیشنل کمیشن فار دی رائٹس آف چائلڈ، رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشنز وغیرہ تشکیل دینا۔
- ایک درجن سے زیادہ حقوق پر مبنی قوانین کی منظوری، خاص طور پر، مفت اور لازمی تعلیم سے متعلق، بچوں کو جسمانی سزا دینے کے خلاف، بچوں کے ساتھ بدسلوکی، گھریلو مزدوری، کام کی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف، اور خواتین کی وراثت کے حقوق وغیرہ شامل ہیں۔
- اسمبلیوں کی مدت مکمل ہونے کے بعد، اقتدار کی سویلین سے سویلین 2013 اور پھر 2018 میں منتقلی۔
- 2017 میں الیکشن ایکٹ کا نفاذ، اور
- 2018 میں سابقہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں کا خیبر پختونخوا میں انضمام

تاہم، 2018 کے الیکشن میں تیسری سیاسی جماعت پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کو انتخابات میں کامیابی ہوئی جو پہلے میثاق جمہوریت میں شامل نہیں تھی، انکے ساتھ سیاسی صورتحال بدل گئی۔ نتیجے کے طور پر، آج ہم ایک بار پھر عمودی اور افقی طور پر حکومت کو اور دیگر سیاسی اداروں اور پارٹیوں کو تقسیم شدہ اور انتہائی یک طرفہ محسوس کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کی پہلے سے ہی ناقص جمہوریت کے مستقبل کے لئے اچھا نشان نہیں ہے۔دی اکانومسٹ کے سالانہ ڈیموکریسی انڈیکس 2022 میں پاکستان 167 ممالک میں سے 104 نمبر پر ہے۔اور ہمیں 'پوشیدہ جمہوریت' کے زمرے میں شامل کیا اور ہم آہستہ آہستہ "شاہانہ نظام" کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

۔ اسی تناظر میں پاکستان ڈویلپمنٹ الائنس کے زیر اہتمام پاکستان میں سول سوسائٹی نے سیکنڈ جنریشن چارٹر آف ڈیموکریسی کی ضرورت اور اہمیت پر بات چیت کا آغاز کیا۔ چارٹر آف ڈیموکریسی پر کارکردگی کی تائید کرتے ہوئے سول سوسائٹی تمام بڑی سیاسی جماعتوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ 2024 کے انتخابات سے پہلے ایک نئی چارٹر آف ڈیموکریسی تخلیق کرنے کے لئے ایک ساتھ مل کر کام کریں۔

۔ پاکستانیوں کو بہترین معاونت فراہم کرنے کے لیے پاکستان کو 24x7 گورننس کی سخت ضرورت ہے۔ 24x7 نفرت اور انتشار کی سیاست، دنیا کے پانچویں سب سے زیادہ آبادی والے ملک کے خوابوں کو گرہن لگا رہی ہے۔

۔ یہاں ہم سول سوسائٹی کے ارکان اس بات پر زور دینا چاہیں گے کہ تمام سیاسی جماعتوں کے درمیان صرف ایک مستقبل کا جمہوری معاہدہ ہم سب کو بہتر مستقبل دے سکتا ہے۔ اسلئے، 250 ملین پاکستانیوں کے لئے نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کا مستحکم اور جمہوری قوانین پر متفق ہونا ضروری ہے۔ دوئم، سول سوسائٹی سیاسی مرکزی کرداروں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ یہ جانیں کہ جمہوریت ایک پرندہ ہے جس کے دو پر ہیں، سیاسی اور معاشی۔ ایک متوازن اور ہموار طریقہ کار کے لئے، نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کیساتھ سیاسی حصے کو ترتیب دینا چاہئے تاکہ ملک کو معاشی دلدل سے باہر نکالا جاسکے۔

۔ پاکستان میں بہت سے لوگ یہ رائے رکھتے ہیں کہ بڑی سیاسی جماعتوں کے درمیان سیاسی میدان میں چارٹر آف ڈیموکریسی جیسا اتفاق رائے ہی اصل راستہ ہے۔ مشکل سیاسی حالات کے درمیان چارٹر آف ڈیموکریسی CoD کی 17 ویں سالگرہ مناتے ہوئے پاکستان ڈویلپمنٹ الائنس (PDA) سمجھتا ہے کہ ہمیں نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کی ضرورت ہے۔ لہذا 31 اکتوبر 2022 اور 22 جولائی 2023 کو، نامور شہری اور سیاسی حقوق کے حامی، ممتاز صحافی، زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے بار کونسل کے اراکین نے مل کر اس موضوع پر بحث مباحثہ کیا۔ یہ تجاویز اس اجلاس میں پیش کی گئیں اور اس مرحلے پر پہنچیں کہ غیر حکومتی تنظیموں اور ان کے نمائندوں نے نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کا مطالبہ کیا ہے۔

سول سوسائٹی کے مطالبات نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کے لیے:

۔ ہم نمائندہ سول سوسائٹی کی تنظیمیں، سماجی اور ترقیاتی تنظیمیں، انسانی حقوق کے نیٹ ورکس، خواتین کے حقوق کے فورمز، صحافی یونین، پریس کلب، انسانی حقوق کی تنظیموں، بار کونسلز، تاجر ایسوسی ایشنز، چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز، تعلیمی ادارے، پسماندہ گروہ، مزدور اور ورکر یونینز، نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کے مطالبے کی مکمل حمایت اور تائید کرتے ہیں۔

۔ ہم دو اہم سیاسی جماعتوں یعنی، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی کوششوں اور مستقل عزم کو تسلیم کرتے ہیں، جن کا میثاق جمہوریت کے بارے میں اپنا وژن اور جزوی وابستگی 2006 سے ہے۔

۔ ہم تائید کرتے ہیں ان تمام کاموں کی جو پچھلے 17 سال میں کیے گئے اور چارٹر آف ڈیموکریسی کے زیر التواء ایجنڈا کو نافذ کرنے کے لیے بھرپور کوششوں اور خلوص نیت سے کام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بہت سے عصری مسائل میثاق جمہوریت کی اصل روح سے انحراف کی وجہ سے ہیں۔ لہذا، ہم نے اس کال میں ان تمام نکات کو بھی شامل کیا ہے جس پر اب تک عمل درآمد نہیں ہوا۔

۔ ہم سمجھتے ہیں کہ 2006 کے بعد سے ملک کا سیاسی منظر نامہ نمایاں طور پر تبدیل ہوا ہے اور کچھ نئی سیاسی جماعتیں سیاسی میدان پر ابھری ہیں اور شہریوں کا انتخابی اعتماد حاصل کیا ہے۔ لہذا، نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کے دائرہ کار کو وسعت دینا ضروری ہے۔ سیاسی جماعتوں کے درمیان وسیع تر اتفاق رائے میثاق جمہوریت کو قوم کے لیے حقیقی فوائد حاصل کرنے میں قوت فراہم کرے گی۔

۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ سیاسی برادری کے درمیان بڑھتی ہوئی پولرائزیشن کے ساتھ ساتھ سول اور ملٹری اسٹیک ہولڈرز کے درمیان طاقت کے عدم توازن نے آئینی اور پارلیمانی اداروں کی بالادستی اور عدلیہ کی آزادی کو متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً، مستقل طور پر غیر متوازن سول ملٹری توازن مزید الجھن میں ہے۔ مزید یہ کہ یہ صرف پریشان کن یا کمزور طاقت کی مثلث کو فروغ دے رہا ہے۔

۔ ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ نئے چارٹر آف ڈیموکریسی پر بات چیت اور بامعنی غور و خوض کا آغاز ہو۔ ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ عمل ہموار اور شراکت داری پر مبنی ہو۔ تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز اس میں شامل ہوں ۔ 2024 کے الیکشن میں سیاستدانوں کی جانب سے یہ اقدام رائے دہندگان کے اعتماد کو متاثر کرے گا۔

۔ اس اہم قومی عمل کا حصہ بننے کی خواہش کے ساتھ ہم سول سوسائٹی کے ارکان اپنا نکتہ نظر اور اظہار خیال پیش کر رہے ہیں۔ جو نئے چارٹر آف ڈیموکریسی میں دلچسپی رکھنے والی سیاسی جماعتوں کی توجہ کے لیے ہے۔

(ا) آئینی اصلاحات:

1973 کے آئین کی گولڈن جوبلی مناتے ہوئے اور حالیہ آئین کو دیکھتے ہوئے خاص طور پر سیاسی بحرانوں کے دوران سپریم کورٹ آف پاکستان کی تشریحات سے محسوس ہوا کہ ہمیں ہر اصول کی سیاہی کو درست کرنے کے لئے ایک مکمل آئینی جائزہ کاری کا آغاز کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ مشق ضروری ہے تاکہ 1973 کے آئین کی اصل روح کو دوبارہ حاصل کیا جا سکے اور اس میں غیر قانونی رکاوٹوں کی بنیادی ترمیم کو ختم کیا جا سکے جو 1977 اور 1999 میں غیر جمہوری رکاوٹوں کے دوران شامل کی گئیں۔

اس کے علاوہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ:

i۔ ایک وفاقی آئینی عدالت کی تشکیل دی جائے۔

ii۔ آئین کے آرٹیکل 140-A میں آئینی ترمیم کر کے مقامی حکومتوں یعنی لوکل گورمنٹ کا بلاتعطل انعقاد اور تسلسل یقینی بنایا جائے۔

iii۔ پاکستان نے سیاسی، معاشی، سماجی، ثقافتی حقوق، اور تمام بڑے بین الاقوامی کنونشنز سے متعلق معاہدوں پر دستخط اور توثیق کر دی ہے، لہذا وقت آ گیا ہے کہ قوانین کو تبدیل کیا جائے اور آئین کے (آرٹیکل 40-29) کو بنیادی حقوق میں شامل کیا جائے اور ان کے نفاذ کی رپورٹ کو سالانہ پیش کیا جائے۔

iv۔ ہمیں آرٹیکل 254 میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے جو وقت کے مطابق نظریہ ضرورت کے تحت آئینی احکامات کی تعمیل کرنے میں ناکامی کو معاف کرنے میں مدد کرتی ہے زیادہ تر آئینی انحرافات جیسا کہ مشترکہ مفاہمت کونسل کے اجلاسوں کا انعقاد نہ کرنا، قومی اقتصادی کونسل کے ششماہی اجلاسوں کے انعقاد سے انحراف اس آرٹیکل کے تحت کیا جاتا ہے اب وقت آ گیا ہے اس طرح کے اجلاسوں کے انعقاد میں تاخیر کو وقت کی قید سے تعبیر کیا جائے۔

v۔ ایک مضبوط آزاد اور خودمختار الیکشن کمیشن آف پاکستان (ECP) بنانے کے لیے اصلاحات کی جائیں۔

vi۔ قائداعظم محمد علی جناح کی 11 اگست کی تقریر کو آئین کے دیباچے میں شامل کریں اور اس کو آئین کے آرٹیکل 2 کا حصہ بنایا جائے اسے قرارداد مقاصد سے پہلے شامل کیا جانا چاہئے حالانکہ قرارداد مقاصد کو آئین سے حذف کر دینا ہی سب سے مناسب ہوگا۔ کیونکہ اسے 1949 میں غیر جمہوری طور پر اپنایا گیا تھا اور 1985 میں آئین کا بنیادی حصہ بنا دیا گیا تھا۔

vii۔ آئین کے آرٹیکل 2 میں ترمیم کریں اور "اسلام ریاست کا مذہب ہوگا" کے بعد ایک جملہ شامل کیا جائے "پاکستان کے دائرہ اختیار میں ریاست تمام دیگر مذاہب کے عمل میں مساوی حیثیت اور مساوی حق کو یقینی بنائے گی۔"

viii۔ آئین کے آرٹیکل 260 میں "امتیازی سلوک" کی اصطلاح کی تعریف شامل کریں کیونکہ آئین اپنے باب (II) میں متعدد آرٹیکلز میں عدم امتیاز کی ضمانت دیتا ہے۔

ix۔ آئین کے آرٹیکل (2)41 میں صدر اور آرٹیکل (3)91 میں وزیراعظم کے عہدوں کے لیے مسلمان ہونے کی شرط کو ختم کیا جائے۔ اسی طرح آئین کے تیسرے شیڈیول میں تمام عہد کرنے والے افسروں کے لئے کوئی مذہب کی طرف اشارہ یا پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ اس میں صرف پاکستان اور اس کے لوگوں کے ساتھ وفاداری کا ذکر ہونا چاہئے۔

(ب) سیاسی جماعتیں:

سیاسی جماعتوں کو جمہوریت کی نرسری سمجھا جاتا ہے۔ ان کی زندگی اور جامعیت سے قوموں کے جمہوری تجربات کو تقویت ملتی ہے۔ ہم سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

x۔ شہری تعلیم، مطالعاتی حلقے، مستقبل کے لیڈروں اور کارکنوں کی تربیت، سیاسی جماعتوں کے ذریعے کرنے کی حمایت کے لیے "**نیشنل کمیشن فار ڈیموکریسی**" کے قیام پر غور کریں جیسا کہ 2006 کے CoD میں تصور کیا گیا تھا۔

xi۔ تمام سیاسی جماعتیں اپنے منشور اور پالیسی دستاویزات میں اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام شہریوں کو ان کی صنف، طبقے، معاشی پس منظر اور عقیدے سے قطع نظر ان کی قدر کی جائیگی اور جماعت کے معاملات میں برابری کی حیثیت سے شامل کیا جائے۔

xii۔ سیاسی جماعتوں کے اندر جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے اور اندرونی سطح پر الیکشن کے ساتھ ساتھ پارلیمانی بورڈز کے ذریعے پارٹی

کی قیادت کے عہدوں پر فائز ہونے کے لیے سب کے لیے یکساں مواقع ہونے چاہیے۔سیاسی جماعتیں مساوی شمولیت کے اصول کے تحت انتخاب کو یقینی بنائیں تاکہ معاشرے کے تمام طبقات کے لیے مواقع ہونے چاہیں۔ ہر اس جگہ خواتین کی تعداد بڑھانے کے لیے مثبت اقدامات کیے جائیں جہاں اہم پالیسی فیصلے لیے جاتے ہیں۔کم از کم 10 فیصد جنرل سیٹیں تمام انتخابات میں خواتین کے لیے مختص کی جائیں۔

xiii۔ سیاسی جماعتیں عوام کو تحفظ دینے کے لیے اتفاق رائے کے ساتھ "**پاکستانی شہریوں کے حقوق کے بل**" پر دستخط کریں تاکہ موجودہ بنیادی حقوق کی حفاظت اور فروغ ہو اور نئی معاشرتی آگاہی کے ساتھ ان حقوق کے حصول پر کام کیا جاسکے۔

xiv.۔ تمام سیاسی جماعتوں کو "**انتخابی نتائج کی قبولیت کے معاہدے**" پر دستخط کرنے کی ضرورت ہے۔ایک دوسرے کے مینڈیٹ کا احترام کریں اور جیتنے والوں کو ہر لمحہ عدم استحکام اور سیاسی افراتفری کی فکر کی بجائے قوم کی اچھی طرح خدمت کرنے کی اجازت دیں۔

(ج) پارلیمانی اصلاحات:

پارلیمانی اداروں کو قوم کا دماغ سمجھا جاتا ہے۔ریاستی اختیار میں پارلیمانی اداروں کی مرکزیت ایک بہترین قانونی ڈھانچہ، احتساب کا نظام، وصول زر کے معاملات اور عوام کے حق میں وسائل کے منصفانہ استعمال کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔

xv۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے پانچواں بڑا ملک ہے اور یہاں پارلیمانی برادری منفرد خاندانی منصوبہ بندی کی گواہی دے رہی ہے۔ پچسویں آئینی ترمیم کے تحت 2018 کے الیکشن میں فاٹا کے انضمام کے بعد سینیٹ آف پاکستان کے ارکان کی تعداد 104 کے بجائے صرف 96 ہو گئی۔اسی طرح 2024 کے الیکشن میں پاکستان کی 342 رکنی قومی اسمبلی کم ہو کر 336 رہ جائے گی۔صرف خیبر پختونخوا اسمبلی کی رکنیت میں اضافہ دیکھا گیا ہے یعنی سابق فاٹا کے انضمام کے بعد 2018 میں 124 سے بڑھ کر 145 ہو گئی ہیں۔ہمیں چھوٹے حلقے بنانے کی ضرورت ہے جہاں ممبران اسمبلی مناسب وسائل کے ساتھ شہریوں کے لیے قابل عمل ترقیاتی منصوبے بنائیں۔

xvi۔ سینیٹ آف پاکستان کو ملک کے مالیاتی بل پر بحث اور منظوری کا مساوی حق دیا جائے۔ہم سینیٹ آف پاکستان کے براہ راست انتخابات کی حمایت کرتے ہیں۔

xvii۔ ارکان اسمبلی کے لیے نام نہاد ترقیاتی فنڈز کے دروازے بند کر کے تمام ترقیاتی وسائل کا رخ مقامی حکومتوں کی طرف موڑ دیا جائے۔

xviii۔ آبادی کو وفاق کی جانب سے وسائل کی تقسیم کے لیے ایک اہم اشاریہ سمجھا جاتا ہے۔تاہم این ایف سی ایوارڈ کے تحت وسائل کی تقسیم کے لیے آبادی کے اشاریہ کو آج کی شرح پر مختص کریں اور شرح میں اضافے کو وسائل کی تقسیم کا اشاریہ نہ بنائیں اس طرح کرنے سے پاکستان میں آبادی کے اضافے کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

(د) عدلیہ:

xix۔ ہمیں اعلیٰ عدلیہ کی تقرریوں کی نگرانی کے لیے "**عدالتی تقرریوں**" کی پارلیمانی کمیٹی کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

xx۔ عدلیہ کے فیصلوں کو جانچنے کے لیے مناسب پارلیمانی سماعت کا طریقہ کار طے ہونا چاہیے، تاکہ ان کے فیصلوں کو جانچا جاسکے خاص طور پر آئین کی پاسداری کے بارے میں ان فیصلوں کو پرکھا جاسکے۔

(ڈ) انتہاپسندی:

حالیہ تاریخ میں پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف کامیابی سے جنگ لڑی ہے۔خوشحال پاکستان کے لیے پرامن پاکستان ضروری ہے۔ہم مطالبہ کرتے ہیں:

xxi۔ تمام سیاسی جماعتیں انتہاپسندی کے دوبارہ ابھرنے اور دہشت گردی کے مسئلے کی واضح طور پر مخالفت کریں اور اس خطرے سے متحد ہوکر نمٹا جائے۔

xxii۔ نیشنل ایکشن پلان 2014 کی تمام شقوں پر عمل درآمد کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے۔اور اس مسئلے پر پارلیمان میں بحث ومباحثہ کو لازمی قرار دیا جائے۔

(ذ) سماجی اقدامات:

xxiii۔ تمام جماعتوں کو خواتین کے تحفظ کے قوانین کو ہر حالت میں دل جمعی کے ساتھ عمل میں لانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔

xxiv۔ تمام پارٹیز کو چاہیے کہ بغیر کسی مذہبی تفریق کے تمام لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کی عمر کو 18 سال تک بڑھانے کی وکالت کریں اور اس سلسلے میں قانون سازی کو یقینی بنائیں۔

xxv۔ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 25-A کے مطابق 5-16 سال کے درمیان تمام لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کو یقینی بنایا جائے۔

xxvi۔ سب کے لیے غذائی تحفظ کو بنیادی حق سمجھا جائے۔

xxvii۔ یونیورسل ہیلتھ کوریج کو یقینی بنایا جائے اور صحت کو بنیادی انسانی حق سمجھا جائے۔

xxviii۔ پاکستان میں زراعت کو کاروباری مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی بجائے پسماندہ دیہی زرعی خواتین کو دو سے اڑھائی ایکڑ زمین دی جائے۔

(ر) احتساب:

xxix۔ آئینی تحفظ کے ساتھ خودمختار اور آزاد احتساب کمیشن کے قیام کو یقینی بنایا جائے جس کے پاس پبلک آفس ہولڈرز کے احتساب سمیت سول، فوجی، عدالتی اداروں اور بورڈ بھر میں احتساب کے اختیارات شامل ہوں۔

xxx۔ سول اور ملٹری سمیت تمام پبلک آفس ہولڈرز کے اثاثوں کا اقرار لازمی کیا جائے۔

(ڑ) میڈیا:

آزاد اور خودمختار میڈیا ملک کے جمہوری عمل کو آکسیجن فراہم کرتا ہے۔

xxxi۔ تمام جماعتوں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ریاست پاکستان کے شہریوں کو انصاف پر مبنی، پرامن، محفوظ اور باوقار زندگی فراہم کرے۔لوگوں کی اختلاف رائے کی آوازوں کو خاموش نہ کریں اور انہیں اپنے آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کو پورا کرنا چاہیے۔

(ز) حقوق:

xxxii۔ جبری گمشدگیوں سے متعلق قانون سازی کو ہنگامی بنیادوں پر آئین کی روح کے مطابق نافذ کیا جائے۔

xxxiii۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کا عزم اور بین الاقوامی معاہدوں کی روشنی میں سول سوسائٹی کے شعبے کے مینڈیٹ کا احترام کیا جائے۔

xxxiv۔ پیرس معاہدے کے اصولوں کی روشنی میں تمام حقوق کے کمیشنز کی خودمختاری کو یقینی بنایا جائے۔ مزید یہ کہ انہیں مناسب اور آئینی حیثیت سے وسائل مہیا کریں تاکہ وہ اپنے مینڈیٹ کو پورا کرسکیں۔

(س) وسائل:

xxxv۔ فیڈرل وسائل کی تقسیم کیلئے آبادی کی موجودہ شرح کو ہی مختص کیا جائے اور قومی فنانس کمیشن ایوارڈ کا انعقاد آئین کی روح کے مطابق متواتر کیا جائے۔

xxxvi۔ صوبائی فنانس کمیشن ایوارڈ کو باقاعدگی سے مقامی/ضلعی سطح پر وسائل کی منتقلی کیلئے آئینی تحفظ فراہم کرنا چاہیے۔

xxxvii۔ قدرتی وسائل کے استعمال پر سب سے پہلے صوبائی حقوق کا احترام کریں۔ آئین کے آرٹیکل (3)172 کی روشنی میں وسائل کی مشترکہ اور مساوی ملکیت کو قبول کریں۔

(ش) جنرل:

xxxviii۔ حقائق کا پتہ لگانے اور درست کرنے کے لیے "**سچائی اور مصالحتی کمیشن کا قیام**" یقینی بنایا جائے تاکہ غیر آئینی اقدامات کی جانچ کی جاسکے اور آنے والے ایسے واقعات سے بچنے کے لئے سفارشات دی جاسکیں۔

۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ نئے چارٹر آف ڈیموکریسی کے حصول کے لئے کارروائی کے سفر میں سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، میڈیا، اساتذہ اور دیگر اسٹیک ہولڈر کی جانب سے گرینڈ نیشنل ڈائیلاگ کا آغاز ہوگا۔

۔ ہم مزید توقع کرتے ہیں کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے ایک جامع طریقہ کار کے تحت نئے چارٹر آف ڈیموکریسی میں کیئے گئے وعدوں کی تکمیل کے لیے جوابدہی کا عمل شروع ہوگا۔

۔ ہم تمام سیاسی جماعتوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ سول سوسائٹی کے مطالبات کو سیکنڈ جنریشن چارٹر آف ڈیموکریسی کے تحت اپنے سیاسی منشور کے طور پر اپنائیں۔

۔ ہم عہد کرتے ہیں سیکنڈ جنریشن چارٹر آف ڈیموکریسی کے لیے وعدوں کی تکمیل کی باقاعدہ نگرانی نہ صرف سماجی اداروں بلکہ شہریوں کی تنظیموں کے ذریعے بھی کی جائے گی۔

اختتام پذیر

ابتدائی طور پر اس چارٹر کو درج ذیل افراد کی طرف سے اپنایا گیا:

1۔ جناب افضل بٹ، صدر، پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس
2۔ ڈاکٹر سعید رد، نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار پاکستان اسٹڈیز، QAU
3۔ ڈاکٹر ناظر محمود، مصنف اور ماہر تعلیم
4۔ جناب محمد علی خان، انٹرمیڈیم -کوئٹہ، بلوچستان
5۔ ڈاکٹر راحت زبیر ملک نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹوریکل اینڈ کلچرل ریسرچ، QAU اسلام آباد
6۔ محترمہ ثمینہ نذیر، صدر، PODA پاکستان
7۔ ڈاکٹر ساجد محمود اعوان نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹوریکل اینڈ کلچرل ریسرچ، QAU
8۔ جناب انیس جیلانی، سوسائٹی فار دی رائٹس آف چلڈرن
9۔ جناب زاہد عبداللہ، کمشنر، فیڈرل انفارمیشن کمیشن
10۔ جناب شفیق چوہدری، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، پارلیمانی کمیشن برائے انسانی حقوق
11۔ جناب امتیاز احمد مکن، رابعہ فاؤنڈیشن
12۔ جناب شیر علی خان، ایڈووکیٹ
13۔ پروفیسر سلمٰی ملک، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد
14۔ جناب ضیغم خان، سیاسی تجزیہ کار، مصنف اور ترقیاتی مشیر
15۔ جناب نذیر مہر، سیاسی تجزیہ کار اور مصنف
16۔ جناب اشتیاق گیلانی، یونائیٹڈ گلوبل آرگنائزیشن فار ڈویلپمنٹ (UGOOD)، اسلام آباد
17۔ پروفیسر طاہر ملک نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز
18۔ جناب اسامہ بختیار، ایڈووکیٹ
19۔ جناب ظفر اللہ خان، کنوینر، پارلیمانی ریسرچ گروپ
20۔ جناب ضیاء الرحمان نیشنل کنوینر، پاکستان ڈویلپمنٹ الائنس
21۔ جناب عرفان مفتی— ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان
22۔ جناب آفتاب مغل—اقلیتی حقوق کی فکر
23۔ محترمہ منزہ گیلانی—معذور افراد کے حقوق کی کارکن
24۔ جناب فرحت اللہ بابر-شہری اور سیاسی حقوق کے وکیل
25۔ جناب غلام قادری-شہری اور سیاسی حقوق کے وکیل
26۔ مسٹر ذوالفقار راؤ-انسانی حقوق کے کارکن

27۔ جناب سبطین رضا لودھی—سماجی کارکن

28۔ مسٹر ذوالقرنین حیدر—معذوروں کے حقوق کے کارکن

29۔ پروفیسر طاہر نعیم ملک—سیاسی تجزیہ کار

30۔ مسٹر جاوید ملک—ماہر تعلیم

31۔ ڈاکٹر بشیر شاہ—عوامی ورکرز پارٹی

32۔ مسٹر شاہ خاور، ممبر پاکستان بار کونسل اور سابق اٹارنی جنرل پاکستان

33۔ ڈاکٹر عبدالمالک—صدر نیشنل پارٹی اور سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان

34۔ جناب انور رضا—صدر نیشنل پریس کلب، اسلام آباد

35۔ سینیٹر—سیف اللہ ابڑو—پاکستان تحریک انصاف

36۔ محترمہ فوزیہ شاہد—سابق صدر نیشنل پریس کلب (NPC)

37۔ جناب ایوب ملک—صدر نیشنل پارٹی - پنجاب

38۔ جناب ناصر زیدی—سابق سیکرٹری جنرل پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس (PFUJ)

39۔ جناب جہانگیر جدون—سابق ایڈووکیٹ جنرل اسلام آباد ہائی کورٹ (IHC)

40۔ جناب نعیم مرزا—عورت فاؤنڈیشن

41۔ ڈاکٹر پرویز طاہر—ماہر معاشیات

42۔ مسٹر پیٹر جیکب—سینٹر فار سوشل جسٹس

43۔ جناب مختار احمد علی—سینٹر فار پیس اینڈ ڈیولپمنٹ انیشیٹو

44۔ سید کوثر عباس—سسٹینبل سوشل ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن (SSDO)

اس چارٹر کی درج ذیل افراد کی طرف سے تائید کی گئی ہے:

45۔ جناب حارث خلیق—انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان

46۔ جناب مقبول احمد بابری—معروف ماہر نفسیات

47۔ ڈاکٹر ناصرہ جبین—ماہر تعلیم

48۔ ڈاکٹر ثروت سلطان—ماہر تعلیم

49۔ ڈاکٹر راشدہ قاضی—شاعر اور ادیب

50۔ محترمہ صوفیہ نورین—ماہر ماحولیات اور خواتین کے حقوق کی کارکن

51۔ جناب خالد نعیم—سوشل اینڈ اکنامک ڈویلپمنٹ ایسوسی ایٹ

52۔ جناب سعید الرحمان۔ترقی کے ماہر

53۔ جناب فصاحت الحسن۔ یوتھ ایڈووکیسی نیٹ ورک

54۔ جناب رحیم بہادر۔الفلاح تنظیم سوات

55۔ جناب امتیاز حسین شاہ۔ رئیل وژن ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن

56۔ محترمہ کنزہ سہیلہ۔صحافی اور انسانی حقوق کی کارکن

57۔ محترمہ نگہت سیما۔سائبان ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن۔مردان

58۔ جناب عبدالقادر خان نصر۔ ماہر گورننس

59۔ جناب مشتاق احمد خان مزاری۔ راجن پور

60۔ جناب غیاث اکرم۔میڈیا اینڈ سیکورٹی ریسرچ آرگنائزیشن (MASRO) ٹرسٹ

61۔ جناب کشف شاہ۔شہری اور ماحولیاتی حقوق کے کارکن۔لاہور

62۔ جناب اعجاز احمد۔انسانی حقوق کے کارکن۔اسلام آباد

63۔ جناب ظفر ملک۔آغاز فاؤنڈیشن، لاہور

64۔ جناب جلیل بابر۔سینٹر فار پیس اینڈ ڈویلپمنٹ انشیٹو

65۔ محترمہ منیزہ بشیر تارڑ۔سماجی اور صنفی ماہر

66۔ جناب حضرت علی۔VASDO۔مردان

67۔ جناب حسین رضا۔ویمن رائیٹس ایسوسیشن۔ملتان

68۔ مسٹر سراج۔مشعل سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔کوئٹہ

69۔ جناب وقار احمد۔لطیف ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن (LDO)۔کشمور سندھ

70۔ جناب رفیع اللہ۔خدائی خدمتگار آرگنائزیشن (KKO) مردان

71۔ جناب ابراہیم حاجب۔سندھ شیخ ویلفیئر ایسوسی ایشن (SSSWA)۔ٹھٹھہ سندھ

72۔ جناب حسن حکیم، اینتھر وانسائٹس۔اسلام آباد

73۔ جناب آفتاب احمد اعوان۔ رابطہ کار۔اسلام آباد

74۔ ایڈووکیٹ محمد بخش کنبھر۔سکھر ویلفیئر آرگنائزیشن عمرکوٹ

75۔ جناب نصیر احمد چنہ۔ برائٹ اسٹار ڈویلپمنٹ سوسائٹی بلوچستان (BSDSB)۔کوئٹہ

76۔ جناب ضیاء اللہ۔ہیلتھ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ بلوچستان (HARD) بلوچستان

77۔ جناب زاہد مینگل۔انسانی حقوق کے کارکن۔کوئٹہ

78۔ جناب عبدالرب فاروقی۔جاگ ویلفیئر سوسائٹی، رحیم یار خان

79۔ مسٹر بلقیاز خان-رورل انفراسٹرکچر اینڈ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن (RIHRDO)-پشاور

80۔ جناب محمد اسلم، پیس فاؤنڈیشن، کراچی

81۔ جناب حیات اللہ خان، انسانی حقوق کے کارکن، پشین بلوچستان

82۔ جناب عابد جمشید-حلیمہ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن، کوٹ ادو

83۔ میر ذوالفقار علی، ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کراچی

84۔ جناب راشد رحمان، صحافی لاہور

85۔ مسٹر محمد تحسین-ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان

86۔ جناب محمد عامر-اقلیتی حقوق کے کارکن-لاہور

87۔ محترمہ نیلم حسین-خواتین کے حقوق کی کارکن-لاہور

88۔ محترمہ طاہرہ حبیب-انسانی حقوق کی کارکن-لاہور

89۔ جناب حسین نقی-انسانی حقوق کے کارکن-لاہور